# اِحساسِ زِیاں

دِل کی آنکھوں سے کوئی دیکھے چمن کو اِک نظر
ہر کسی کو نذرؔ اِحساسِ زِیاں ہو جائے گا

نذرُالحسن نذرؔ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

No. S.O.(A-IV) 4-69/96
GOVERNMENT OF THE PUNJAB
EDUCATION DEPARTMENT.

To

Dated Lahore, the 13th OCTOBER, 1996

1). The Director Public Instruction(Colleges),
Punjab, Lahore.

2). The Director Public Instruction(S.E),
Punjab, Lahore.

3). The Director Public Instruction(E.E.)
Punjab, Lahore.

4). The Director General Public Libraries,
Punjab, Lahore.

5) The Director Technical Education,
Punjab, Lahore.

6) The Director Special Education,
Punjab, Lahore.

7) The Director Sports, Punjab, Lahore.

SUBJECT: APPROVAL OF BOOK(S) FOR SCHOOLS/COLLEGES/INSTITUTIONS/PUBLIC LIBRARIES IN THE PROVINCE.

The Government of the Punjab, Education Department [illegible] approve the following book (s) for Schools/Colleges/Institutions/Public Libraries in the Province. You are accordingly requested to convey the approval of the Government to your [illegible] for further necessary action:-

| SR.NO. | NAME OF THE BOOK(S)/ MAGAZINE & PRICE. | NAME OF THE PUBLISHER/AUTHOR. | APPROVED FOR THE LIBRARIES OF. |
|---|---|---|---|
| 1. | " احساس زیاں " | MR.NAZAR-UL-HASSAN NAZAR, 198/W, Housing Colony, SHEIKHUPURA. | ALL COLLEGES/SCHOOLS/PUBLIC LIBRARIES/TECH: INSTITUTIONS IN THE PROVINCE. |

SECTION OFFICER(A-IV)

NO & DATE EVEN.

A copy is forwarded for information to the Publisher/Distributor/Author

MR.NAZAR-UL-HASSAN NAZAR, 198/W, Housing Colony, Shiekhupura.

SECTION OFFICER(A-IV)

Marfat.com

# اِحساسِ زِیاں

## نذرالحسن نذرؔ

خالد بکڈپو

40اردو بازار لاہور۔فون 7229740/7223881

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ........... | احساسِ زیاں 84289 |
| مصنف | ........... | نذر الحسن نذرؔ |
| تزئین واہتمام | ........... | میاں شہریار احمد، میاں فیضان رسول، کرم نشاں، جناب طارق حیات خان (چیئرمین تحریکِ نگہبانِ پاکستان) |
| ترتیب | ........... | مسز فضیلت نذر الحسن نذرؔ |
| ناشر | ........... | نذر فاؤنڈیشن پنجاب لاہور۔ |
| کمپوزنگ | ........... | محمد آصف اعوان / ایزی سلوشنز واہ کینٹ |
| نظر ثانی | ........... | فوزیہ ناز الٰہی (ایس پی سینٹرل جیل ہری پور) |
| سرورق | ........... | اویس سہیل / ایزی نیٹ کمپیوٹرز واہ کینٹ |
| اشاعت بار پنجم | ........... | مئی 2008ء |
| تعداد | ........... | ایک ہزار |
| صفحات | ........... | 140 |
| قیمت (پاکستان) | ........... | -/200 روپے |
| متحدہ عرب امارات | ........... | 15 درہم / دینار |
| یورپی ممالک | ........... | 10 پونڈ / ڈالر |

ملنے کا پتہ: ☆ ایزی سلوشنز لالہ رخ واہ کینٹ
☆ لطیف بکڈپو اکبر بازار شیخوپورہ
☆ انوریہ کتاب گھر لالہ رخ واہ کینٹ
☆ بٹ سٹیشنرز اینڈ پرنٹرز، مین بازار کھاریاں ☆ میاں ندیم برادرز مین بازار جہلم
☆ لالہ بک ڈپو، لہائی بازار سیالکوٹ ☆ شمس بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ
☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

Marfat.com

# کچھ اپنے بارے میں

نام: نذرالحسن نذؔر

تخلص: نذؔر

ولدیت: میاں محمد حسین

پیدائش: 4 مئی 1953ء

ادبی حوالہ: شاعری، نثر نگاری

طبع شدہ: ''احساسِ زیاں'' ''زادِ راہ'' ''امام المجاہدین ﷺ'' ''طلوعِ سحر''

زیرِ طبع: ''فقیرانہ آئے'' ''تقاضا'' ''سربراہِ مملکت کی معاشی ذمہ داری''

بانی و چیئرمین: 1۔ نذر فاؤنڈیشن پاکستان، طارق کالونی ملتان روڈ لاہور۔
2۔ سلطان صلاح الدین ایوبی ویلفیئر آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) مرکزی دفتر نزد چوک تھانہ صدر عالمگیر روڈ، شیخوپورہ

فون: 0345-5872793 , 0321-4336707

رہائش: لالہ رخ واہ کینٹ

Marfat.com

# پلکوں سے چُوم لُوں

نعلین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو، میں پلکوں سے چوم لوں
قدموں کی خاک آنکھوں کے حلقوں سے چوم لوں
اڑ جاؤں نذرِ عشق کے ایسے جو پر لگیں
اور رہگذر حضورؐ کی فلکوں سے چوم لوں

Marfat.com

# انتساب

اپنے والد گرامی

## جناب میاں محمد حسین صاحب

کے نام!

Marfat.com

# پیش لفظ

''احساس زیاں'' میرا پہلا شعری مجموعہ ہے جس کو میں نے اپنے ارد گرد کے ماحول اور معاشرتی ناہمواریوں کو جیسے محسوس کیا ہے بالکل سادہ اور آسان لفظوں میں شاعری کی شکل میں اظہار کر دیا ہے۔اس کے متعلق کچھ بھی کہنے کا اور رائے دینے کا حق صرف معزز قارئین کا ہے۔

میں یہ ضرور عرض کرتا چلوں کہ میری شاعری کا بنیادی مقصد ہر قسم کی معاشرتی تفریق سے ہٹ کر صرف انسانی رشتوں کی بنیاد ہے۔نفرتوں، علاقائی، گروہی، لسانی اور تہذیبوں کے تصادم کے نتائج آج کل ہر کسی کے سامنے ہیں۔دنیا میں بے شمار تنظیمیں اور تحریکیں انسانیت کی اصلاح اور بھلائی کے کاموں میں مصروف ہیں لیکن اس کے باوجود انسان انسان سے دن بدن دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔دراصل سچے جذبوں کے امین شاعر، ادیب اور دانشور قوموں کے راہنما ہوتے ہیں یہ اپنے پاکیزہ خیالوں اور محبت بھرے جذبوں کے ساتھ جو کچھ لکھتے ہیں ان کی تحریروں سے قوموں کی آئندہ کئی نسلیں فیضیاب ہوتی رہتی ہیں۔''حضرت علامہ اقبالؒ میرے آئیڈیل قومی شاعر'' ہیں جن سے میری محبت اور عقیدت کا اظہار قارئین کو میرے اشعار میں بھی ملے گا۔

اب تک بے شمار قارئین اکرام نے بذریعہ خطوط، ٹیلی گرام، تبصروں، ٹیلی فونز اور بالمشافہ ملاقاتوں میں اس ادبی حوالے سے اور خصوصاً اس کتاب اور شاعری کے حوالے سے میری بے حد حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔جس سے میں مطمئن ہوں یہی وجہ ہے کہ اب اس کتاب ''احساسِ زیاں'' کا چوتھا ایڈیشن معزز قارئین کے پیش ہے۔دراصل میرے جذبوں نے جو مشاہدات منتخب کئے اور جن کا ادراک میں نے کرنے کی کوشش کی انہی کو''احساسِ زیاں'' میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔میرے اس ادبی شوق کو آگے بڑھانے میں میرے انتہائی قابلِ احترام راہنما جناب سید نجم نعمانی سبزواری (مرحوم)، جناب طاہر جمیل، جناب پروفیسر غلام رسول آزاد نے جو تعمیری کردار ادا کیا اس کا اظہار لفظوں میں کرنا میرے لئے مشکل ہے۔

Marfat.com

جناب ڈاکٹر سید نسیم حسن شاہ (ریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان)، جناب ڈاکٹر انعام الحق جاوید (چیئرمین شعبہ زبانِ اردو پاکستان علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)، جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر (ڈائریکٹر لائبریریز پنجاب)، جناب الحاج رانا محمد مزمل سفری، جناب پروفیسر خورشید حسین بخاری کے پرخلوص اور محبت بھرے تاثرات کی بنیاد پر میرا یہ شعری مجموعہ ''احساسِ زیاں'' محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب بھر کے تعلیمی اداروں کی لائبریریز کے لئے منظور شدہ ہے۔

میں جناب خالد پرویز چیئرمین خالد بک ڈپو، اردو بازار لاہور کا بے حد مشکور ہوں جن کے اشاعتی ادارے نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں تمام مراحل نہایت احسن طریقہ سے سرانجام دیئے۔ میں نے دل کا سبق آموز اور اصلاحی اشعار کا گلدستہ ''احساسِ زیاں'' کی صورت میں صاحبِ ذوق قارئین کے پیش کر دیا ہے اس امید کے ساتھ کہ آپ سے قبول فرمائیں گے۔ میں جناب سید محمد عقیل نقوی صاحب (چیئرمین پیرا ماؤنٹ سکول سسٹم اٹک)، جناب سردار غیرت حیات خان (انتہائی معزز شخصیت آف واہ ضلع راولپنڈی)، جناب سرمد سعید خان (ڈی آئی جی پنجاب پولیس)، جناب سید ظہیر الاسلام شاہ صاحب (ڈی سی او ہری پور صوبہ سرحد)، جناب طارق حیات خان (چیئرمین تحریک نگہبان پاکستان واہ کینٹ)، جناب محمد آصف اعوان (چیف ایگزیکٹوایزی سلوشنز واہ کینٹ)، جناب صفدر رحمان صاحب (ایم ڈی دی ایجوکیٹرز سکول سسٹم اٹک)، محترمہ ڈاکٹر سعدیہ شاہد (ہری پور)، جناب ملک ظفر اللہ خان (سینئر ایڈووکیٹ ہری پور)، جناب راؤ تنویر احمد صاحب (ڈسٹرکٹ منیجر پیپسی کولا لاہور)، جناب میاں جاوید اقبال صاحب (شیخوپورہ) تمام صاحبان کا بہت زیادہ مشکور ہوں جو دکھی انسانوں کی خدمت کے ادارہ نذر ''فاؤنڈیشن پاکستان'' کی خدمات کو وسیع کرنے میں میرا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔

نذر الحسن نذرؔ

بانی نذر فاؤنڈیشن پاکستان طارق کالونی ملتان روڈ لاہور

رہائش۔ لالہ رخ کالونی واہ کینٹ

فون نمبر: 0321-4336707, 0345-5872793

Marfat.com

# نذر الحسن کی شاعری ایک گراں قدر سرمایہ ہے

ملک معراج خالد

نذر الحسن نذر انسان دوستی اور حب الوطنی کے حسین جذبات کے تحت سلطان صلاح الدین ایوبیؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے نام پر بے غرض اور بے لوث عوامی فلاح کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان سے ان کی شخصیت کے بارے میں ایسی رائے قائم کرنا مشکل نہیں ہے جس کی رو سے ان کے قلم کی پاکیزگی اور فکر و خیال کی ہمہ گیری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عشق رسول ﷺ کی بدولت اقبال کی تعلیمات سے فیضیاب ہونے کی سعادت عطا کی اور انہیں اوصاف کی بدولت ہمارے سامنے ایسا کلام پیش کیا ہے کہ جس سے قلب و نظر کی تسکین کا وافر سامان بہم پہنچتا ہے انہوں نے اپنے کلام کو ''احساسِ زیاں'' کے نام پر کتابی شکل دی ہے۔ اور بلاشبہ ان کی یہ کاوش یا خدمت اہل قلم و دانش کے نزدیک نہ صرف قابل قبول ہوگی بلکہ انہوں نے اپنے فکر اور عمل کی مکمل ہم آہنگی کے طفیل ادب کا جو گراں بہا سرمایہ تخلیق کیا ہے۔ اس سے بامقصد زندگی

Marfat.com

گذارنے کے متلاشی کسب فیض کریں گے۔

نذؔر صاحب نے اقبال کے تصورِ حیات اور اسلوبِ فن سے متاثر ہو کر جو راستہ اپنے لیے متعین کیا ہے "احساسِ زیاں" کے مطالعہ کے بعد پوری توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ فروغِ علم اور وسعت فکر کی خاطر اپنی کاوش کو جاری رکھیں گے۔ بلکہ میرے خیال میں یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ انہوں نے جو کچھ بھی تخلیق کیا ہے وہ اپنے اندرونی جذبہ کی بدولت سپردِ قلم کیا ہے۔ یہ ان کی اپنی فطرت کا تقاضہ ہے جس کے تحت ان کا یہ تخلیقی عمل جاری رہے گا۔ اور قدرت کا یہی فیضان ہے جس کے وسیلے سے انہوں نے اپنی عملی زندگی کو مثالی بنایا ہے اور اپنے نظریہ اور تصور کو بھی جلا بخشی ہے۔

معراج خالد

(سابق نگران وزیراعظم پاکستان)

دسمبر 1997ء

Marfat.com

# نذر الحسن کے گفتار اور کردار میں کوئی تفاوت نہیں دیکھا

سیّد نجم نعمانی سبزواریؒ (مرحوم)

زیرِ نظر کتاب بعنوان ''اِحساسِ زِیاں'' ایک نہایت ہی دردِ دل رکھنے والے عزیزم نذر الحسن نذرؔ صاحب کی کاوش قلبی و قلمی ہے۔

موصوف حساس طبع سچے مسلمان اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حامل انسان ہیں۔ نذر الحسن گاہے بگاہے شعر کہتے تھے ناچیز نے انہیں مستقل شاعری پر قائل کیا۔ اور مجھے شرف حاصل ہے کہ میرے کہنے پر ایک خوبصورت افکار کا امیں شاعر میدانِ سخن میں جلوہ گر ہوا۔ جو انشاء اللہ ادب کے اُفق پر ایک دَرخشندہ ستارہ بن کر چمکے گا۔ اُس کے کلام و بیان میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ سلاست' قدرتی روانی اور مقصدیت موجود ہے۔

؎ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

قارئین اِن کا کلام پڑھنے کے بعد اپنے اندر کیفیت ایثار تروتازگی روح کا شعور محسوس کریں گے۔ نذر الحسن نذرؔ ایک حقیقت پسند شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے قد

Marfat.com

آور ادیب بھی ہیں۔ان کے دل میں جذبۂ خدمت خلق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ان کے بہت سے اشعار اس امر کی ترجمانی کرتے ہیں کہ ان کا رجحانِ طبع اسلامی اقدار کا آئینہ دار بھی ہے۔اور ان کے اشعار روح پرور باہمی اخوت ایثار وقربانی' جذبۂ اصلاح اور باعث طمانیت قلب ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ''سلطان صلاح الدین ایوبیؒ ویلفیئر آرگنائزیشن رجسٹرڈ پاکستان'' سالوں مہینوں اور دِنوں کی مسلسل محنت سے قائم کی ہے۔اور اپنی ذاتی کاوشوں احباب کی محبتوں' تعاون اور جذبۂ خدمت ملک وقوم کے پیش نظر ضرورت مندوں اور دکھی انسانیت کی ضرورت کے پیش نظر فری ایمبولنس سروس کا آغاز کر دیا ہے۔ علمی ادبی حلقوں کے علاوہ مخیّر حضرات اور معززین شہر بھی ان کی صلاحیتوں کے معترف ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے اصحاب بلاتفریق رنگ ونسل' مذہب وملت ان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کے ساتھ چلنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں عرصہ دراز سے انہیں مختلف پہلوؤں سے جانتا ہوں۔ میں نے ان کے گفتار اور کردار میں کوئی تفاوت نہیں دیکھا۔حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ہونہار انسان جو کہ میرے حلقہ تملّذ سے وابستہ ہے جو میرے لیے عزت کا باعث ہے۔

کتاب کے مضامین گلہائے رنگا رنگ میں اِصلاح الناس کی مہک موجود ہے۔

سیّد نجم نعمانی سبزواری (مرحوم)

28 نومبر 1997ء

Marfat.com

# نذر صاحب کی شاعری سچے جذبوں کی امین ہے

## پروفیسر غلام رسول آزاد

جناب نذر الحسن نذر صاحب کی شاعرانہ کوشش وکاوش ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے بہت کامیاب ہے۔ حمد' نعت' نظم' غزل تمام پیرائے خوبصورت انداز سے اپنائے ہیں۔ دردِ دل رکھنے والے انسان کے جذبات' معاشرتی ناہمواری کی طرف اکثر چلے جاتے ہیں۔ آپ کی ہر کاوش ابلاغ کے حوالے سے مکمل، جامع اور شاعرانہ مبالغہ آرائی سے بہت کم کام لیا گیا ہے۔

سچے جذبوں کا اظہار آج کی شاعری میں بہت کم ملتا ہے۔ مگر نذر صاحب کی شاعری سچے اور کھرے جذبوں کی امین ہے۔ یہ وہ امانت ہے جو کسی بھی شاعر کو من وعن عوام کو لوٹانی چاہیے۔ شاعر جو کچھ محسوس کرتا ہے۔ اگر اس کو بیان کرنے میں کامیاب نہیں تو پھر ردیف قافیہ کی حد تک شاعری ہوگی۔ سوچ کے جگنو' منظر نگاری کا جمال' قاری کو کچھ دیر کے لیے معاشرے کی آلودگی سے دور لے جاتے ہیں۔ اور خوبصورت خیالات قاری کو جمالیاتی

Marfat.com

کائنات کی سیر کراتے ہیں۔ خدا کرے نذر صاحب کو موقعہ ملے اور وہ قاری کو ایسے خوبصورت خیالات کے گلدستے پیش کرسکیں۔ جن کی بوقلمونی سے سوچ کے دھارے اچھائی، خدمت خلق اور کُلُ مُؤمِنُ اِخُوَۃٌ کے گلشن کی طرف لے جائیں۔

پروفیسر غلام رسول آزاد

ایم اے (اردو، پنجابی) ایل ایل بی

ممبر پاکستان رائیٹرز گلڈ، لاہور

ممبر پنجابی ادبی بورڈ، پاکستان

پرنسپل گورنمنٹ کالج شیخوپورہ

27-نومبر 1997ء

Marfat.com

# نذرالحسن نذرؔ کی شاعری سچی اور زندہ شاعری ہے

طاہر جمیل

انسانی مزاج کا ایک حیرت انگیز حادثہ یہ بھی ہے کہ انسانوں کے قول وفعل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ شاعر طبقہ میں تضاد کا پایا جانا عجیب بات ہے نذرالحسن نذرؔ کا خاص کمالِ شخصیت ہے کہ وہ جو کچھ شعروں میں بیان کرتا ہے اس کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

اس کی شاعری اور کردار محروم طبقوں کے مصائب کے ازالہ کے لیے ایک مشعل راہ ہے۔

ایسے خوبصورت انسان اس پراگندہ ماحول میں ایک غنیمت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نذرالحسن کی سچی سچی شاعری زندہ شاعری ہے۔ خداوند قدوس اِن پر گام گام رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

طاہر جمیل
مہتمم کاروانِ فکر شیخوپورہ
28-نومبر 1997ء

Marfat.com

# ایک جائزہ

جناب نذرالحسن نذؔر کے مجموعۂ کلام کا مسودہ نظر سے گذرا۔ پڑھ کر لطف آیا۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ موصوف نے روحِ اقبال سے شاعری کا درس لیا ہے مصنف کے دل میں قوم کا وہی درد موجود ہے۔ جس نے اقبال کو اقبال بنایا۔ موصوف ہر جگہ معاشرے کے دکھ روتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ فرقہ واریت، ظلم، غربت، بے انصافی اور طبقاتی اُونچ نیچ ان کے اہم موضوع ہیں۔

مصنف چھوٹے چھوٹے واقعات اور مشاہدات کا سہارا لیتے ہوئے اِتنی بڑی بات کہہ جاتے ہیں۔ جن کو کہنا آسان نہیں ہوتا۔ آپ قدرتی مناظر اور کارخانہ قدرت کی کاریگری سے بہت متاثر دکھائی دیتے ہیں۔ اور مناظر کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں کہ اس نقشے میں کوئی نہ کوئی اچھوتا رنگ بھر جاتے ہیں۔

بات کہنے کا اسلوب جانتے ہیں۔ اور کوئی بات کہنے کے لیے کسی بڑے موضوع کا سہارا نہیں لیتے۔ ان کے کلام میں بے ساختہ پن پایا جاتا ہے۔

موصوف نے بڑے ایمان افروز لہجے میں نوجوانانِ ملت کے جذبات کو گرمانے کی کوشش کی ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کے نیک جذبات کو پائندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

ممتاز ہاشمی (مرحوم)
ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ
20- نومبر 1997ء

Marfat.com

# نذرالحسن نذؔر......محبتوں کا شاعر

سیّد خورشید حسین بخاری

نذرالحسن نذؔر اقلیم شعر میں اگرچہ نووارد ہے لیکن اس کے پہلے شعری مجموعے ''اِحساسِ زِیاں'' کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر اس نے مشقِ سخن جاری رکھی تو یقیناً وہ دنیائے شعر میں اپنے لیے مستقل جگہ بنا لے گا۔ اس کے مخصوص اسلوب اور اچھوتے خیال میں ایک پختہ شاعر کی سی خصوصیات نظر آتی ہیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے شعرا کو فکر اور تخیل کے لحاظ سے ایک نیا پیرایۂ سخن دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دورِ جدید کا شاعر گل و بل کی داستانوں اور کوچۂ محبوب اور رشتہ رقیب کی ہرزہ سرائیوں کی حدود سے باہر نکل کر احترام انسانیت کے گیت گانے لگا ہے۔ اسی لیے دورِ جدید میں غزل گو شعراء کی تعداد کم ہوگئی اور شعرا کا رجحان زیادہ تر نظم گوئی کی طرف ہوگیا ہے۔ اور جنہوں نے غزل کہی ہے ان کے یہاں بھی احترامِ انسانیت کا جذبہ آفاقیت کے قالب میں ڈھلا ہوا ملتا ہے۔

نذرالحسن نذؔر بھی احترام انسانیت کے اسی جذبے سے سرشار دکھائی دیتا ہے۔ اس کے زیرِ نظر مجموعے کا تین چوتھائی حصہ انسانیت سے پیار کرنے کے درس پر مشتمل ہے۔ وہ فرقہ بندی، بھوک، افلاس اور جہالت کے خلاف علم بغاوت بلند کرتا نظر آتا ہے اور بنی نوعِ انسان کو رسولِ کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے فیض حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ عشقِ رسالت مآب ﷺ نے اسے یہ راستہ دکھایا ہے۔

Marfat.com

ایک شاعر کی حیثیت سے وہ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ سے متاثر دکھائی دیتا ہے۔
زیرِ نظر مجموعے میں علامہ اقبالؒ کے بارے میں اس کی دو نظمیں اور پھر کتاب کا عنوان "اِحساسِ زیاں" جو علامہ اقبالؒ کے مصرعے

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

سے ماخوذ ہے' میرے خیال کی تائید کرتا ہے۔
علامہ اقبالؒ کی طرح نذر الحسن نذرؔ انسان کو حرکت و عمل کے درس کے ساتھ دلی کدورتیں دور کرنے' تفرقہ بازی اور کینہ پروری سے گریز کرنے' ایک دوسرے سے پیار کرنے اور ایک دوسرے کے کام آنے کی تلقین بھی کرتا ہے۔ اس کے کلام کی یہی خوبی اسے محبتوں کا شاعر قرار دیتی ہے اور یہی اس کا وہ نمایاں وصف ہے جو اسے دورِ جدید کے دیگر شعراء سے ممتاز کرتا ہے۔

پروفیسر سیّد خورشید حسین بخاری (مرحوم)
مصنف ریاض التاریخ

Marfat.com

# نذر الحسن نذر ایک شاعر اور نثر نگار

نثر نگار ہونا تو اچھی، قابل ستائش مگر محنت طلب بات ہے لیکن بیک وقت نثر نگار اور شاعر ہونا ایک حد درجہ کمال کی بات ہے جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ نثر نگاری تو اپنی جگہ شاعری کے بارے میں میر تقی میر نے کہا تھا

مجھ کو شاعر نہ کہو میر کہ میں نے
درد و غم جمع کیے ہیں تو دیوان ہوا

اور جب یہ درد و غم اور کسک رب ذوالجلال اور اس کے پیارے بندے حضرت محمد ﷺ کے لئے ہو تو پھر "احساس زیاں"، "زادراہ" اور "امام المجاہدین" تخلیق ہوتی ہیں۔ نذر الحسن نذر کی شاعری حقیقی جذبات اور محسوسات کا مجموعہ ہے۔ ایک نثر نگار شاعر اور اس پر مستزاد ایک سماجی کارکن، انسانیت کا درد رکھنے والے ایک بڑے ادارے نذر فاؤنڈیشن پنجاب کو بطریق احسن چلانے والے نذر الحسن نذر کا ہی دل گردہ ہے۔ میں چند سالوں سے نذر فاؤنڈیشن کے میڈیکل شعبہ کا انچارج ہوں اور ساتھ نذر الحسن نذر کے تمام سماجی و سیاسی کاموں میں شریک ہوں۔ میں نے نذر الحسن نذر کو ایک لطیف جذبات رکھنے والا دکھی انسانوں کے زخموں پر پھاہا رکھنے والا عظیم انسان پایا۔ میں نذر الحسن نذر کی بحیثیت شاعر اور نثر نگار مزید کامیابیوں کیلئے دعا گو ہوں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ حرف آخر تو نذر الحسن نذر کے الفاظ میں کہ

اٹھو یارو خزاروں کو بہاروں میں بدل ڈالو
غبار راہ کو رنگیں نظاروں میں میں بدل ڈالو

اور یہ بھی کہ

ویران سی ہی عشق و محبت کی سرزمیں
اس کی جلا کو جذبہء منصور چاہیے

سرجن ڈاکٹر منصور احمد چوہدری

3-4-2006

Marfat.com

# فہرست


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| -1 | دُعا | 25 |
| -2 | نعت شریف | 27 |
| -3 | اخوت کے پھول لے جاؤ | 29 |
| -4 | کہہ گئی بادِ صبا مجھ کو | 31 |
| -5 | جراُت مجھے اقبال نے دی ہے | 33 |
| -6 | نعت شریف | 35 |
| -7 | جل کیوں نہیں جاتا؟ | 37 |
| -8 | صبح کا ستارہ | 39 |
| -9 | تو نہ زادِ راہ بنا سکا | 41 |
| -10 | عجب تاثیر ہوتی ہے | 43 |
| -11 | سجدہ | 45 |
| -12 | حلقۂ خوبرو میں ہوں | 46 |
| -13 | عجیب حسنِ نظر دیا ہے | 48 |
| -14 | اُمت کی مسیحائی ہے | 50 |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| -15 | جناب حضرت علی ہجویریؒ کے حضور | 52 |
| -16 | ذوقِ بندگی | 54 |
| -17 | گل بہار ہے | 55 |
| -18 | لوٹ کر آنے لگی ہے | 57 |
| -19 | دوا کی جس کو طلب نہیں ہے | 59 |
| -20 | سوختہ ساماں کیا ہے | 61 |
| -21 | اشک بہانے آتا ہوں | 63 |
| -22 | الٰہی مجھے سوز ایسا عطا کر | 65 |
| -23 | قطعہ | 67 |
| -24 | امداد بند کر دی گئی | 68 |
| -25 | یہاں ہمسفر نہیں | 69 |
| -26 | مرجھائے ہوئے پھول | 71 |
| -27 | پھول کا جواب | 73 |
| -28 | جناب سید نجم نعمانی کی وفات پر کہے گئے اشعار | 74 |
| -29 | ابر رحمت | 77 |
| -30 | احساسِ زیاں ہو جائے گا | 79 |
| -31 | میرا یار آ گیا | 81 |
| -32 | رہائی کی تمنا ہے | 82 |
| -33 | مادہ پرست مُلا کے نام | 84 |
| -34 | تو نہیں باقی | 86 |

84289

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| -35 | بڑا احترام ہے | 87 |
| -36 | الیکشن | 89 |
| -37 | کوئی کسی کا یار نہیں | 91 |
| -38 | بہار آئی ہے | 93 |
| -39 | ڈھلنے کو شام ہے یارو! | 95 |
| -40 | کیا دلفریب گیت ہے جو گا رہا ہوں میں | 97 |
| -41 | ہر مسجد پہ تالا ہے | 99 |
| -42 | اچھا ہے! | 101 |
| -43 | بہاروں کا زمانہ | 103 |
| -44 | بناوٹیں کم تھیں | 105 |
| -45 | محبت کے اشاروں کا سماں ہے | 107 |
| -46 | جینا محال لگتا ہے | 109 |
| -47 | پھلے پھولے گا یہ گلشن | 111 |
| -48 | محمد اشرف مارتھ کی یاد میں | 113 |
| -49 | اقبال سے | 115 |
| -50 | جشنِ آزادی | 117 |
| -51 | حصہ غزلیات | 118 |
| -52 | جینے کی دُعا دینے لگے | 119 |
| -53 | دھواں ہونے نہیں دیتے | 121 |
| -54 | شمع | 123 |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| -55 | بڑا شعلہ بیاں ہے | 125 |
| -56 | مدر ٹریسا کے نام | 127 |
| -57 | تیرا گیت سنایا میں نے | 128 |
| -58 | رنگیں لباس | 130 |
| -59 | قوم کی تقدیر | 131 |
| -60 | اقبال کے نغموں کا شور | 132 |
| -61 | خطۂ مشرق کی صفائی کی دعا ہے | 134 |
| -62 | رحمتِ حق | 136 |
| -63 | ترانۂ ایوبی | 138 |
| -64 | وہی کام رہ گئے | 140 |


Marfat.com

# دُعا

تیری سرکار میں کرتے ہیں دُعائیں یا رب
بخش دے سب کے گناہ اور خطائیں یا رب

خونِ دل دے کے کریں نام وفا کو روشن
ہم گناہ گاروں کے ہیں دِل کی صدائیں یا رب

تو ریا کاری و غیبت سے بچا لے ہم کو
ہم پہ برسیں تیری رحمت کی گھٹائیں یا رب

Marfat.com

نیک اعمال کی توفیق عطا کر ہم کو!
خدمتِ خلق شعار اپنا بنائیں، یا رب

بزمِ ہستی میں رہیں بن کے وفا کے پیکر!
بے سہاروں کو کلیجے سے لگائیں یا رب

غم سے گھبرائے ہوئے بیٹھے ہیں تیرے بندے
حالِ دِل تیرے سوا کس کو سنائیں یا رب

غم سبھی نذر رہیں دور زمانے بھر کے
تیرے محبوبؐ کا غم دل میں بسائیں یا رب

Marfat.com

# نعت شریف

محشر میں جب نظر میری سرکار ﷺ آئیں گے
بخشش کے در کھلیں گے جو سرکارؐ آئیں گے!

صدقِ یقیں سے بیٹھ جا جھولی پیار کے
اٹھ کر کہیں نہ جائیو سرکارؐ آئیں گے

بادِ صبا بکھیر کے خوشبو گذر گئی
لگتا ہے کہ ابھی ابھی سرکارؐ آئیں گے

Marfat.com

صبح چمن میں جھوم کر پھولوں نے یہ کہا
شبنم پیام لائی ہے سرکارؐ آئیں گے

بے رحمیٔ حیات سے عاجز نہیں ہوں میں
گھر کو سجا رہا ہوں کہ سرکارؐ آئیں گے

غفلت کی نیند چھوڑ دے کر جستجوئے دید
راتوں کو یوں نہ ضائع کر سرکارؐ آئیں گے

راتوں کو پڑھ کے سویا کر آقاؐ پہ تو درود
خوابوں میں نذرؔ پھر مرے سرکارؐ آئیں گے

Marfat.com

# اخوّت کے پھول لے جاؤ

1995ء میں دوران اعتکاف جامع مسجد
حضرت علی ہجویریؒ میں لکھے گئے اشعار

درِ حبیب سے رحمت کے پھول لے جاؤ
چلے ہو گھر تو محبت کے پھول لے جاؤ

بکھر رہا ہے جو شیرازہ عظیم ملّت کا
دیارِ عشق سے وحدت کے پھول لے جاؤ

اٹھاؤ دامنِ رنگیں سے شبنمی قطرے
بڑے حسیں ہیں عقیدت کے پھول لے جاؤ

Marfat.com

کہ نفرتوں سے دِلوں کو سکوں نہیں ملتا
میرے نگر سے مروّت کے پھول لے جاؤ

یہ نذر گنبد خضریٰ سے آرہی ہے نداء
علیؓ کے گھر سے اخوت کے پھول لے جاؤ

Marfat.com

# کہہ گئی بادِ صبا مجھکو

دیارِ غیر سے آتی ہے خوشبوئے وفا مجھکو
بھلا یہ ماجرا کیا ہے ذرا اے دِل بتا مجھکو

ہوا چلنے کو لگتی ہے کوئی کوچہٗ رحمت سے
میرے دِل کی زباں یہ کہہ رہی ہے برملا مجھکو

برسنے کو ہے پھر ابر کرم گلزارِ ہستی میں
میرا شانہ ہلا کر کہہ گئی بادِ صبا مجھکو

جہاں یک رنگ ہو جائے گا اِک دِن ایسا لگتا ہے
فلک سے آرہی ہیں یہ صدائیں بارہا مجھکو

Marfat.com

گلے مل جائیں گے دیر و حرم صحنِ گلستاں میں
نظر آتی ہے دِل کی آنکھ سے یہ انتہا مجھکو

بدل ڈالیں گے یہ کار جہاں کے سلسلے اِک دِن
فقیرانِ حرم لگتے ہیں یوں محوِ دُعا مجھکو

جھکیں گے نذرِ سب اغیار جب وحدت کے قدموں پر
بہت تڑپا رہی ہے وہ عطائے بے بہا مجھکو

Marfat.com

# جرأت مجھے اقبال نے دی ہے

الفاظ کی دولت مجھے اقبال نے دی ہے
یہ ذوق یہ رِفعت مجھے اقبال نے دی ہے

کانٹے بھی وفادار نظر آتے ہیں مجھ کو
اِس دَرجہ محبت مجھے اقبال نے دی ہے

یہ دولت دارین ملی ماں کی دُعا سے
افکار کی دولت مجھے اقبال نے دی ہے

Marfat.com

کس شان سے میں حلقۂ یاراں میں سجا ہوں
کیا خوب لطافت مجھے اقبال نے دی ہے

کہہ دیتا ہوں بے خوف و خطر نڈر ہر اک بات
اظہار کی جرأت مجھے اقبال نے دی ہے

Marfat.com

# نعت شریف

ہے بزمِ تخلیق تمہیں سے روشن
تمہی سے کارِ جہاں رواں ہے

شہِ مدینہؐ تمہارے دم سے
وجودِ ارض و سما میں جاں ہے

ملا ہے دین و ایماں تمہی سے
تمہی سے حق کا نشاں ملا ہے

نصیب چمکا ہے امتوں کا!
تو آدمیت کا پاسباں ہے

Marfat.com

کلی کلی کا نکھار تم ہو!
جبیں گلوں کا خمار تم ہو!

چمن چمن کی بہار تم ہو
تمہی سے یہ دلنشیں سماں ہے

تمہی سے دونوں جہاں ہیں روشن
مکیں بھی اور سب مکاں بھی روشن

قمر بھی اور کہکشاں بھی روشن
یوں فیض احمدؒ رواں دواں ہے

ملی ہے جن کو تیری غلامی
ہوئے بصیریؒ ہوئے وہ جامیؒ

کوئی ایوبیؒ ہوا جہاں میں
نذرؔ انا الحق کوئی زباں ہے!

Marfat.com

# جل کیوں نہیں جاتا

مسلم تیرا انداز بدل کیوں نہیں جاتا
اُٹھ اُٹھ کے تو گرتا ہے سنبھل کیوں نہیں جاتا

تفریق کی گر تجھ کو ہوا راس نہیں ہے
آفاق کے سانچے میں تو ڈھل کیوں نہیں جاتا

گر طوق غلامی کا نہیں تجھ کو گوارہ
غیرت سے لہو تیرا پگھل کیوں نہیں جاتا

Marfat.com

اِیماں ہے تیرا سانس ہیں اللہ کی امانت
پھر موت کا ڈر دِل سے نکل کیوں نہیں جاتا؟

کیوں بھول کے بیٹھا ہے تو پیغام محمدؐ
تو عشق محمد ﷺ میں مچل کیوں نہیں جاتا؟

دعویٰ ہے اگر تیرا کہ تو مصطفویؐ ہے
طاغوت تیرے ڈر سے دہل کیوں نہیں جاتا؟

تو شمع کے پہلو میں بھی رہتا ہے پریشاں
پروانہ ہے تو نذر تو جل کیوں نہیں جاتا!؟

Marfat.com

# صبح کا ستارہ

صبح کے ستارے نے کہا اوج پہ آ کے
آیا ہوں میں اِخلاص کے دریا سے نہا کے

کس شان سے میں صبح کے ماتھے پہ سجا ہوں
فردوس کے رِضواں سے پوچھے کوئی جا کے

اِک میری محبت میں مٹے جاتے ہیں انجم
بیٹھے تھے سرِ شام بڑا رنگ جما کے

ہر دم جو رہے آخر شب اوجِ فلک پر
دیتا ہوں میں دامن سے انہیں پھول بقا کے

Marfat.com

گھنگور اندھیروں میں میں سجدہ سے اُٹھا ہوں
بیداریٔ شب خوب کٹی اشک بہا کے

کیا نیند میں رکھا ہے اے انساں تو ذرا جاگ
کیا لطف ہے پر نور سماں دیکھ تو آ کے

شب بھر رہی بیتاب جو میرے لیے کوئل
جلوے سے تڑپ جاتی ہے کُو کو کو سجا کے

ہر سو میرے آنے سے ہیں رنگین نظارے
جلوے ہیں تیرے دیر و حرم میری ضیاء کے

جیون کے عجب نذر تجھے راز بتا دوں
بیٹھے جو دم صبح میری بزم میں آ کے

Marfat.com

# تو نہ ''زادِ راہ'' بنا سکا

یہ حیات و موت کا سلسلہ نہ کسی ذہن میں سما سکا
تیرا راز خالق کبریا نہ جہاں میں کوئی بھی پا سکا

یہ وجودِ ارض و سما تو اِک تیری عظمتوں کی دلیل ہے
تیرے بے شمار ہیں سلسلے جہاں عقل و عشق نہ جا سکا

تیرے راز داں ہیں بہت مگر تیرا راز پھر بھی عیاں نہیں
کوئی جس قدر بھی قریب ہے تیری رفعتوں کو نہ پا سکا

Marfat.com

یہ نزع میں کتنا کمال ہے کہ حواس و ہوش جدا کرے
کوئی شخص ذائقہ موت کا سر عام لب پہ نہ لا سکا

کسی خشک و تر کا ہے ذکر کیا' یہاں ذرّہ ذرّہ فنا کو ہے
جو فنا کے راز کو پا گیا وہ بقا کا جام اُٹھا سکا!

ہیں ذبیح خلیلؑ و کلیمؑ کی یہ دعائیں حق کے حضور میں
تبھی مصطفیٰؐ کے جمال کی یہ جہان تاب نہ لا سکا

کبھی خواہشوں کبھی اُلجھنوں میں یہ عمر نذر گذر گئی
کڑی دھوپ ہے تیری راہ میں تو نہ زادِ راہ بنا سکا

Marfat.com

# عجب تاثیر ہوتی ہے!

فقیروں کی دُعاؤں میں عجب تاثیر ہوتی ہے
چھپی پہلو میں اُن کے دولت تنویر ہوتی ہے!

بقا کی فکر میں جو رات بھر آنسو بہاتے ہیں
حسیں صبح انہی کے خواب کی تعبیر ہوتی ہے

جہانِ قدس کو اِن کی دعائیں خوب لگتی ہیں
کہ جن کی زندگی اخلاص کی تصویر ہوتی ہے

Marfat.com

نسیم صبح ان کے سانس کی خوشبو چراتی ہے!
کہ جن چہروں پہ لکھی رات کی تحریر ہوتی ہے

تصور میں خیالِ غیر وہ ہرگز نہیں لاتے
کہ جن کے دِل میں اپنے یار کی تصویر ہوتی ہے

عطا کردیں کسی کو نذر جو یہ خاک کی چٹکی!
تو پھر وہ خاک بھی اِک نسخہ اکسیر ہوتی ہے

Marfat.com

# سجدہ

یہ سجدہ اِبتدائے زندگی ہے
یہی تو انتہائے بندگی ہے

نہیں سجدہ کی فرصت نذّر جس کو
دمِ آخر اُسے شرمندگی ہے!

Marfat.com

# حلقۂ خوبرو میں ہوں

میں زندگی کے باغ سے لفظوں کی جستجو میں ہوں
چُپ رہ کے بھی میں آج کل عرصۂ گفتگو میں ہوں

کتنے حسین رنگ ہیں یہ گلشن حیات کے
میں ان کی دید کے لیے شام و سحر وضو میں ہوں

رہتا ہوں میں بلند تر اپنے تخیلات میں
دُنیا سمجھ رہی ہے کہ بازارِ رنگ و بو میں ہوں

Marfat.com

دُنیائے عشق کے مکیں دُنیا سے بے نیاز ہیں
میں ہوں کہ ایک عمر سے دُنیا کی آرزو میں ہوں

میری بساط کیا کسی نگاہ[1] کا کمال ہے
جس کے اثر سے نذر میں حلقۂ خوبرو میں ہوں

۱ مراد۔ جناب حضرت خلیفہ محمد سعید صاحبؒ

Marfat.com

# عجیب حسن نظر دیا ہے

میرے مسیحا نے آج مجھ کو یہ کیسا اِذنِ سفر دیا ہے
دعائیں دے کے کیا ہے رخصت خلوص رختِ سفر دیا ہے

یہ آشنائی کے چار دن ہیں فراخیٔ دِل کمال اُن کی
میں بزمِ ہستی میں سج گیا ہوں یہ قربتوں کا اثر دیا ہے

صمیم دل سے سما چکا ہوں میں اُنکی ہستی میں رفتہ رفتہ
غزل سرائی کا رنگ دیکر وفا کا مجھ کو ثمر دیا ہے

حسیں ہے گلشن کا پتا پتا گلی گلی بھی حسین تر ہے
یہ خار بھی مجھ کو خوشنما ہیں عجیب حسن نظر دیا ہے

Marfat.com

دُعا سے اُن کی جہاں ہے روشن میری اُمیدوں کے گل کھلے ہیں
جو خالقِ دو جہاں نے مجھ کو نفیس سا اِک شہر[2] دیا ہے!

میں کیا سے کیا ہوں اے خالقِ کُل تیرے کرم کا ہی سلسلہ ہے
جو بارگاہِ محمدیؐ میں' مجھے جھکانے کو سر دیا ہے!

اَدب کی دُنیا ہے محوِ حیرت یہ ساز کیسا ہے دلنشیں سا
گلوں نے بلبل کے لے کے آنسو یہ سوز نغموں میں بھر دیا ہے

نظر شناسی تو مر چکی ہے تو چھپ کے میری نظر میں آ جا!
تو کر بسیرا میری نظر میں یہ نذر نے تجھ کو گھر دیا ہے

[1] حضرت خلیفہ محمد سعید صاحبؒ آف آلومہار شریف (سیالکوٹ پاکستان) جن سے مصنف کا روحانی تعلق ہے۔

[2] شاعر کے بیٹے کا نام شہریار ہے۔

Marfat.com

# اُمّت کی مسیحائی ہے

ایسی شب آج نبیؐ زادیؓ کے گھر آئی ہے
بنت زہرہؓ بھی جسے دیکھ کے گھبرائی ہے

دین احمدؐ تیری قسمت پہ میں قرباں جاؤں
تیری سادات کے گھر خوب پذیرائی ہے!

آ کے شبیرؓ کو مقتل میں کہا حوروں نے
حسن فردوس تیرے خون کی رعنائی ہے!

تشنہ لب دیکھ کے یوں پیر فلک نے یہ کہا!
خوب شبیرؓ یہ اُمت کی مسیحائی ہے

Marfat.com

دینِ حق! تیری سدا عظمت و شوکت کے لیے
دیکھ زینبؑ بھی تو میداں میں اتر آئی ہے

بن کے دُلہا یہ کہاں آج چلا ہے اکبرؓ
بے رِدا خیمے سے زینبؑ جو نکل آئی ہے

تیرے سجدہ کی زیارت کو حسینؑ ابن علیؑ
حرمت کعبہ تہہ دل سے تمنائی ہے

قاسمؓ و عونؓ و محمدؓ جو ہوئے نذرِ شہید
دشت میں بیٹھ کے پھر موت بھی شرمائی ہے

Marfat.com

# جناب حضرت علی ہجویریؒ کے حضور!

جامع مسجد داتا صاحبؒ دوران اعتکاف 1995

تیری دولت تو ہے بندہ نوازی
شہا غالب ہے تیری پاک بازی

ہوئی مردہ دِلی بیدار تجھ سے!
تو شمع ہے ضیاء تیری حجازی

نواء پیدا کیا تو نے دِلوں کو!
شہیدوں کے جہاں کا تو ہے غازی

تیری قربت میں حیرت کا اثر ہے
بنے اغیار بھی آ کر نمازی

Marfat.com

تو وہ محمود ہے قدموں پہ جس کے
جھکی ہے شوق سے شانِ ایازی

تیرے در پر ہیں بیٹھے نذر لاکھوں
خوش آئی ہے تیری مہماں نوازی

Marfat.com

# ذَوقِ بندگی

میرے اللہ تُو کرم کردے۔ جام خالی ہے تو اِسے بھر دے
سجدہ گاہ چوم لے جبیں میری، میرے سجدوں میں وہ اثر کر دے

عشق کی بھیک بھی ملے مجھ کو اور ہو ذوقِ بندگی بھی عطا
تیرا دریائے نور بہتا ہے نذر اک بوند ہی اِدھر کر دے

Marfat.com

# گل بہار ہے

مجھکو سکوں نہیں اگر تو بھی تو بے قرار ہے
مجھکو ملا ہے غم اگر تو بھی تو اشکبار ہے

دِل کا قرار لٹ گیا آنکھوں کی نیند اُڑ گئی
توبہ دیارِ عشق کا کیسا یہ کاروبار ہے

تجھ سے بچھڑ کے زندگی مجھ پر گراں ہے اس طرح
جیسے خزاں کی دُھول کا اڑتا ہوا غبار ہے

Marfat.com

آنکھیں میری اُداس ہیں، جاں بھی میری اُداس ہے
دِل بھی تیرے فراق کے زخموں سے داغدار ہے

کوئی تو مہرباں ملے تجھکو جو یہ خبر کرے
آ جا کہ نذر آجکل فصلِ گل بہار ہے

Marfat.com

# لوٹ کر آنے لگی ہے

کسی کی یاد پھر آنے لگی ہے
مجھے دِن رات تڑپانے لگی ہے

مجھے حالات یوں لگتے ہیں جیسے
میری منزل قریب آنے لگی ہے

اثر بن کر میرے لفظوں کی خوشبو
ہر اِک دِل میں اُتر جانے لگی ہے

Marfat.com

پریشاں تھا کسی[1] کی اِک نظر سے
میری قسمت سنور جانے لگی ہے

لو پھر اقبال کی بانگِ درا نذر
فلک سے لوٹ کر آنے لگی ہے

1 مراد۔ جناب خلیفہ محمد سعید صاحبؒ

Marfat.com

# دوا کی جس کو طلب نہیں ہے

ہزار بار آزما کے دیکھا، کوئی بھی ایسا نظر نہ آیا
خدا کے بندوں سے پیار کر کے، جزا کی جس کو طلب نہیں ہے

ہوس ہے سارے جہاں پہ غالب ہے خودنمائی کا بول بالا
کوئی نہیں برملا جو کہہ دے، ریا کی جس کو طلب نہیں ہے

ہر ایک دل میں عداوتیں ہیں، کوئی کسی کا نہیں یہاں پر
وہی حقیقت کا پاسباں ہے، خطا کی جس کو طلب نہیں ہے

دہر میں دینِ نبیؐ کے وارث، جو دعوتِ خاص دے رہے ہیں
ہے کون؟ مغرب کی وادیوں کی، ہوا کی جس کو طلب نہیں ہے

Marfat.com

ہر ایک شے کو فنا ہے اک دِن، ہر اک نفس پہ ہے موت آخر
وہ زندگی کیسی زندگی ہے، بقا کی جس کو طلب نہیں ہے

تڑپ رہا ہو جو دردِ دل سے، شفا اُسے نذر کیا ملے گی
کہ بارگاہِ محمدیؐ سے، دوا کی جس کو طلب نہیں ہے

Marfat.com

# سُوختہ ساماں کیا ہے

اللہ نے کس درجہ یہ احسان کیاں ہے
ہر دِل نے نئے عزم سے پیماں کیا ہے

مسلم ہیں تہہ دام رہیں زیب نہیں ہے
ملت کے ہر اِک شخص نے اعلان کیا ہے

پھر تازہ کریں خیبر و خندق کی روایات
قدرت نے ہمیں سُوختہ ساماں کیا ہے

Marfat.com

تنویرِ وطن خوش ہوں تیری زندہ دلی پر
ہیبت نے تیری کفر کو بے جان کیا ہے

دِل جیت لیے حکمت و دانائی سے تو نے
اور عالمِ طاغوت کو حیران کیا ہے

یہ وقت نہیں نذر رہیں گوشہ نشیں ہم
قطرے کو جو اللہ نے طوفان کیا ہیں

سرمایہ ملت جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے لیے ایٹمی دھماکہ کے موقعہ پر لکھے گئے اشعار۔

Marfat.com

# اَشک بہانے آتا ہوں

لفظوں کے میں ہار بنا کے سوچوں کو پہناتا ہوں
سوچوں کا پھر رُوپ سجا کے اپنا دِل بہلاتا ہوں

کتنے سہانے گیت پرانے میری زُباں پر آتے ہیں
فرطِ طرب میں جھوم کے میں اک پاگل سا ہو جاتا ہوں

پیار کا موسم بیت نہ جائے یارو اِس کی فکر کرو
نگر نگر اور گاؤں گاؤں یہ پیغام سناتا ہوں

صبح چمن میں پھول مہکتے اور سہانے لگتے ہیں
بلبل نے پھولوں سے کہا میں تم پر اشک بہاتا ہوں

Marfat.com

یہ حسن یہ خوشبو دو پل ہے صبح کے ستارے نے یہ کہا
اس پل دو پل کے جیون پر میں اشک بہانے آتا ہوں

فردوسِ بریں ہے دیس میرا یہ اوس کا قطرہ کہتا ہے
دو لمحے اپنے شہر سے میں پھولوں کو ہنسانے آتا ہوں

یہ راز چمن میں عام ہوا سمجھا ہے مگر دِل والوں نے
جس بات کو نذرؔ میں سمجھا ہوں اوروں کو وہی سمجھاتا ہوں

Marfat.com

# اِلٰہی مجھے سوز ایسا عطا کر

اِلٰہی مجھے سوز ایسا عطا کر!
کروں روشنی دل کی شمع جلا کر

مجھے بے سہاروں کا احساس دے دے
اُڑا میری مٹی کو جگنو بنا دے

محبت کی لذت ہو میری زُباں میں
کہ غیروں کو رکھوں میں اَپنا بنا کر

نہ دیر و حرم کی ہو تفریق جس میں
اِلٰہی مجھے ایسی دنیا عطا کر!

Marfat.com

میری انجمن ہو میرے دم سے روشن
جلا دے مجھے ایسی شمع بنا کر

میں راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے آنسو بہاؤں
مجھے درد کی ایسی دولت عطا کر!

غمِ مصطفیٰؐ سے ہی کر شاد کر دے
جہاں سے مجھے نذر آزاد کر دے

Marfat.com

# قطعہ

یہ دستور کہن بدلو یہ آئین جفا بدلو
یہ قانون فرنگی ہے اسے تم برملا بدلو

یہ آئیں احترام آدمیت کا نہیں ضامن
بدل دو نذرؔ یہ دستور اور یہ سلسلہ بدلو

Marfat.com

# امداد بند کردی گئی

روز سنتے ہیں کہ اب امداد بند کر دی گئی
بھوک اور افلاس کی فریاد بند کر دی گئی

ہے ہمارا امتحان، یا شامتِ اعمال ہے
داعیانِ حق کی جو تعداد بند کردی گئی

جن کی ہیبت سے نگوں رہتے تھے باطل کے علم
اُن جہانداروں کی روئیداد بند کردی گئی

ایک دِن تو آسماں سے نذر آئے گی نِدا
آج سے طاغوت کی ایجاد بند کر دی گئی

Marfat.com

# یہاں ہمسفر نہیں

سب راہزن ہیں کوئی یہاں راہبر نہیں
لٹنا ہے کس قدم پہ کسی کو خبر نہیں

ہر ایک شخص آج نمائش پسند ہے
انجام کیا ہے اس پہ کسی کی نظر نہیں

سارے جہاں پہ آج ہے فرعونیت کا دور
کوئی کلیم آج یہاں جلوہ گر نہیں

Marfat.com

جس کارواں کے دل میں اُجالوں کی خو نہ ہو
اُس کے لیے علاج کوئی کارگر نہیں

اک دوسرے سے سب کی ہیں راہیں جدا جدا
کوئی کسی کا نذر یہاں ہمسفر نہیں

Marfat.com

# مرجھائے ہوئے پھول سے

مرجھائے ہوئے پھول سنا مجھ کو فسانہ
کر یاد ذرا اپنی جوانی کا زمانہ

ممنوں تھی تیری بادِ صبا تیرے چمن میں
تجھ سے ہی تو گلشن کا وہ منظر تھا سہانا

شبنم بھی مزے لیتی تھی لب چوم کے تیرے
دامن پہ تیرے نقش تھا بلبل کا ترانہ

Marfat.com

ہر چند کہ تو مرکز تسکیں تھا چمن میں
قسمت نے تجھے کر دیا گلچیں کا نشانہ

ہر لمحہ تیرے ناز اُٹھاتا تھا چمن میں!
پل بھر میں وہ ماحول ہوا تجھ سے بیگانہ

بلبل بھی تیرے حال پہ اب نوحہ کناں ہیں
بھولے نہیں تیرے غم میں یہ خوشیوں کا ترانہ!

Marfat.com

# پھول کا جواب

میں زد میں ہوں اب حال تجھے کیسے سناؤں
ممکن نہیں اس حال میں ہونٹوں کو ہلانا

برباد ہوا حسن میرا خاک میں مل کر
مقصود تھا قدرت کو نشاں میرا مٹانا

پیغام میرا نذرؔ زمانے کو سنا دو
رنگینیِ دنیا میں کبھی جی نہ لگانا

Marfat.com

# جناب سیّد نجم نعمانی سبزواری (مرحوم) کی وفات پر کہے گئے اشعار

اس زمانے سے ڈر گیا کوئی
آج مجھ سے بچھڑ گیا کوئی

اک ذرا سے ہوا کے جھونکے سے
پھول ٹہنی سے گر گیا کوئی

خشک پتے ہوا میں اڑتے ہیں
جیسے گلشن اُجڑ گیا کوئی

Marfat.com

دِل سنبھلتا نہیں کسی صورت
یوں پریشان کر گیا کوئی

کل سر بزم میں نے دیکھا تھا
پھر نہ جانے کدھر گیا کوئی

لوٹ کر پھر کبھی نہ آئے گا
اس ادا سے گذر گیا کوئی

جس کے دم سے تھیں رونقیں ساری
شہر ویران کر گیا کوئی

Marfat.com

چھیڑ کر ذکر نجم نعمانی
اشک آنکھوں میں بھر گیا کوئی

شور تھا نذرؔ جس کے جینے کا
آج چپکے سے مر گیا کوئی

سید نجم نعمانی سبزواری کی وفات پر لکھے گئے اشعار جن سے شاعر کا اپنے ادبی استاد کیلئے عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

Marfat.com

# اَبرِ رحمت

ابر رحمت کے برسنے سے نکھار آئے گا
دلکشی آئیگی پھولوں پہ خمار آئے گا

پیار اُگلے گی زمیں ماں کی طرح ابر کی رات
صبح صادق کے نظاروں کو شعار آئے گا

پتے پتے کی زباں سے جو دُعا نکلے گی
اِن کی خوشیوں کا بھلا کیسے شمار آئیگا؟

سبزہ زاری کا نشہ ہوگا گلستانوں میں
جس کو پینے سے بہاروں کو قرار آئے گا

Marfat.com

خوب دہقاں نے کیے بن پہ فدا شام و سحر
اِس کی اُمید پہ اللہ کو پیار آئیگا

فرطِ جذبات میں جھومیں گے نظارے سارے
رنگ ہر چیز کا خوشبو پہ سوار آئیگا!

دشت وِیراں تو ذرا محو دُعا ہو تو سہی
کیوں تو مایوس ہے تجھ پر بھی نکھار آئیگا

دامن کوہ میں سبزہ ہے پڑا پژمردہ
ابر پہنانے اسے چاندی کا ہار آئے گا

حمد گاتی ہوئی آئیں گی فلک سے بوندیں
وجد میں سلسلۂ لیل و نہار آئے گا

کرم کی زد میں ہر اِک چیز ہوئی جب نذرؔ تو پھر
خس و خاشاک میں تیرا بھی شمار آئے گا

Marfat.com

# ''احساسِ زیاں ہو جائے گا''

دل کا یہ صحراء کبھی تو گلستاں ہو جائے گا
آج میں تنہا ہوں اِک دِن کارواں ہو جائے گا

گل محبت کے کھلیں گے نفرتیں مٹ جائیں گی
ہر کوئی اِک دوسرے کا مہرباں ہو جائے گا

بدلہ بدلہ ہے ہواؤں اور فضاؤں کا مزاج
خود ہی گلچیں غنچہ و گل کی زباں ہو جائے گا

پرخطر راہیں میری منزل چھپا سکتی نہیں
یہ غبارِ راہ منزل کا نشاں ہو جائے گا

Marfat.com

دے رہا ہوں اِک حسین صبح کی میں سب کو خبر
آخرِ شب سے ہی گردوں گل فشاں ہو جائے گا

دل کی آنکھوں سے کوئی دیکھے چمن کو اک نظر
ہر کسی کو نذرِ احساسِ زیاں ہو جائے گا

Marfat.com

# میرا یار آ گیا

اک شخص آج یوں سرِ بازار آ گیا
چپکے سے بن کے میرا خریدار آ گیا

میں جس جگہ کھڑا تھا کڑی دھوپ تھی وہاں
دیکھا تو سر پر سایۂ دیوار آ گیا

آئی ہے دل پہ لوٹ کر فصلِ بہار پھر
اس زندگی سے پھر سے مجھے پیار آ گیا

ناکامیوں کا اپنی مجھے اعتراف تھا
لیکن وہ بن کے میرا مددگار آ گیا

حسرت تھی دل میں نذر کہ گل زیبِ تن کروں
پھولوں کا بن کے ہار میرا یار آ گیا

Marfat.com

# حضرتِ انسان رہے

زندگی موت کی آغوش میں خنداں کیوں ہے
چاہیے اس کو کہ یہ گریۂ ساماں رہے

یہ تو سرمایۂ یزداں ہے اسے خوف نہیں
اس کو زیبا ہی نہیں کہ یہ پریشان رہے

موت مر جائے نہ ٹکرا کے وفا سے اک دِن
زندگی موت کی ہر وقت نگہبان رہے

Marfat.com

آدمی خود ہی تو عظمت سے گرا جاتا ہے
حق کی منشا ہے کہ یہ حضرتِ انسان رہے

اس نے ہر حال میں جب موت سے ٹکرانا ہے
چاہیے نذر کہ یہ سوختہ سامان رہے

Marfat.com

# رہائی کی تمنا ہے

بہت آلودگی ہے، خوشنمائی کی تمنا ہے
نمائش کی نہیں مجھ کو سچائی کی تمنا ہے

ریا کاری نے ہم کو کر دیا رسوا زمانے میں
بناوٹ کی نہیں دِل کی صفائی کی تمنا ہے

ہوس نے دعوت و تبلیغ کو بے جان کر ڈالا
حقیقت سے اسے پھر رہنمائی کی تمنا ہے

Marfat.com

جلا ڈالا چمن تفریق نے اور خود نمائی نے
اب اِس کے حال پر مجھکو دُہائی کی تمنا ہے

یہ مذہب اور یہ فرقے نہیں شیوہ محمدؐ کا
یہاں تو نوعِ انساں کی بھلائی کی تمنا ہے

امیر کارواں ہو نذر دل کا درد جو جانے
بڑے مجبور ہیں شر سے رہائی کی تمنا ہے

Marfat.com

# تو نہیں باقی

جہاں میں نفرتیں ہیں پیار کی خوشبو نہیں باقی
خزاں آئی ہے کچھ ایسی کہ رنگ و بو نہیں باقی

وہی منشاء یزداں ہے وہی دریائے رحمت ہے
حقیقت ہے کہ اے بندۂ مومن تو نہیں باقی

جہاں ویران سا یہ نذر پھر آباد ہو جائے
مگر حق و صداقت کی دِلوں میں خو نہیں باقی

Marfat.com

# بڑا احترام ہے

شعبۂ زندگی میں عجب انتقام ہے
لگتا ہے زندگی کا یہی اختتام ہے

فاقہ کشی سے شہر میں چلا رہے ہیں لوگ
کہتے ہیں اہلِ زر کہ بڑا اہتمام ہے

محنت بھی آجکل تو کوئی کارگر نہیں
محنت کشی بھی آج تو ذِلت کا نام ہے

Marfat.com

احساس ہے نہ مہر و وفا ہے کسی کے پاس
کہنے کو ہر کسی کا بڑا احترام ہے

کھانے کو مفت زہر بھی ملتا نہیں ہے نذرؔ
غربت کا اس جہان میں جینا حرام ہے

Marfat.com

# الیکشن

الیکشن کی مصیبت سر پہ آئی!
دہائی ہے میرے اللہ دہائی!

جو لیڈر آرہے ہیں بن سنور کر
دکھائیں گے یہ ہاتھوں کی صفائی

لبوں پر پھر نئے نعرے سجا کر
غریبوں نے ہے قسمت آزمائی

کہ ہوگا فیض پھر وعدوں کا جاری
لٹے گی پھر غریبوں کی کمائی!

Marfat.com

کہ جس کوچے میں ہوں گے جلوہ گر یہ
لگے گا ہے کوئی بارات آئی!

جو بازی ہار کر آئیں گے واپس
عدالت میں ملے اُن کو رسائی!

چلیں گی جن کی ملیں، کارخانے
انہیں سمجھو سیاست راس آئی

خدا اس سے ہمیں محفوظ رکھے
اسی میں ندزر ہے سب کی بھلائی

Marfat.com

# کوئی کسی کا یار نہیں!

کسی بھی شمع کے دِل میں ذرا سا پیار نہیں
جلے گا کیسے کوئی دِل ہی بے قرار نہیں

ہر ایک شخص یہاں اپنی ذات میں گم ہے
ہوس کا دور ہے کوئی کسی کا یار نہیں

گئے وہ دِن کہ فدا تھے ہزار پروانے
اَب اِن کو شمع کی نیت پہ اِعتبار نہیں

Marfat.com

کسی کے دل میں مروّت نہیں زمانے میں
یہاں کسی کو کسی کا بھی انتظار نہیں

وہ حسن و عشق کے جذبے نظر نہیں آتے
جنونِ قیس نہیں لیلیٰ پہ نکھار نہیں

ہیں بے اثر سے یہ دعوے بھی عشق و مستی کے
دلوں پہ وار کرے اب وہ حسن یار نہیں

کھلے ہیں نذر چمن میں ہزار پھول مگر!
چمن میں کوئی بھی پھولوں کا جاں نثار نہیں

Marfat.com

# بہار آئی ہے!

ہزار شکر کہ گلشن میں بہار آئی ہے!
چمن میں بانٹنے خوشیاں ہزار لائی ہے

سحر کی دید کو جو بے قرار تھے شب بھر
صبا اُن کے لئے دل کا قرار لائی ہے

بڑی حسیں ہے بڑی دلنشیں ہے یہ صبح
ستم کی رات جو ہنس کر گذار آئی ہے

Marfat.com

زنجیر پا تھی جو زنداں میں زندگی کب سے
وہ آج ظلم کے گہنے اُتار آئی ہے!

ہر ایک شخص کے چہرے پہ مسکراہٹ ہے
خوشی کے پھول جو بادِ بہار لائی ہے

فلک سے رحمتِ حق کا نزول جاری ہے
نہ جانے کس کی دُعا سے بہار آئی ہے!

حسین تر ہے بہت نذرِ آج کی صبح
یہ رنگ کس کے لبوں کا اُتار لائی ہے

Marfat.com

# ڈھلنے کو شام ہے یارو

جانے کیسا مقام ہے یارو
ہر طرف اِنتقام ہے یارو

سادہ دِل لوگ اب کدھر جائیں
اِن کا جینا حرام ہے یارو

نظمِ ہستی بگاڑنے کے لیے
ہر طرف اہتمام ہے یارو

Marfat.com

آج کوئی کسی کے بس میں نہیں
ہر کوئی بے لگام ہے یارو

اِک قیامت بپا ہے وادی میں
ہر طرف قتل عام ہے یارو

شب ظلمت کا منذر فکر کریں
اب تو ڈھلنے کو شام ہے یارو

Marfat.com

# کیا دلفریب گیت ہیں جو گا رہا ہوں میں

تفریق و امتیاز سے گھبرا رہا ہوں میں!
حالت پہ اپنی آپ ہی شرما رہا ہوں میں

آباء کی عظمتوں کا مجھے اِعتراف ہے
قبروں میں اُنکی رُوح کو تڑپا رہا ہوں میں

غماز ہوں چمن کا حسد ہے میرا شعار
خود کو تخیلات سے بہلا رہا ہوں میں

Marfat.com

رنگینیوں میں کھوئے ہوئے سرد خون کو
اپنی نوا کی آنچ سے گرما رہا ہوں میں

ہر شخص اپنی ذات میں گم ہے تو کیا ہوا
زُلفیں اُلجھ گئی ہیں جو سلجھا رہا ہوں میں

حق کی عطا ہے نذر جو رنگیں بیاں ہوں میں
کیا دِلفریب گیت ہیں جو گا رہا ہوں میں

Marfat.com

# ہر مسجد پہ تالا ہے

پریشاں ہوں کہ ہر مسجد کے دروازے پہ تالا ہے
تفرقوں کا یہ طوفاں حشر برپا کرنے والا ہے

یہ تنظیمیں، یہ تحریکیں، ہزاروں ہیں زمانے میں
کہ حق کی بات کب کوئی یہاں پر کرنے والا ہے

مروّت ہی نہیں مسلم تو آپس میں ستم گر ہیں
یہاں پر کب کوئی اِک دوسرے پہ مرنے والا ہے

Marfat.com

نفس کی پھونک سے ملا بجھا سکتا نہیں ہرگز
یہ شمع نور جس کا دونوں عالم میں اُجالا ہے

ستم یہ ہے کہ کرتے ہیں یہ تقریریں دکھاوے کی
سمجھتے ہیں اِنھوں نے دینِ احمدؐ کو سنبھالا ہے

محبت دین ہے ایمان ہے ہر دِلعزیزی ہے
اسی کا نذرؔ بس دونوں جہاں میں بول بالا ہے

Marfat.com

# اَچھا ہے!

یہ نفرت گر محبت میں بدل جائے تو اچھا ہے
دِلوں میں پیار کا طوفاں مچل جائے تو اچھا ہے

رہے اِنصاف ہی غالب یہ فطرت کا تقاضا ہے
کہ حالت ابن آدم کی سنبھل جائے تو اچھا ہے

مزاجِ آدمی زد میں ہے آلودہ ہواؤں کی
اگر نارِ جہنم سے نکل جائے تو اچھا ہے!

سخن ہوں دِلنشیں ایسے فضا جن سے معطر ہو!
یہ موسم پیار کے سانچے میں ڈھل جائے تو اچھا ہے

Marfat.com

نہ ہو دیر و حرم کا تذکرہ جس میں وہ موسم ہو
دِلوں سے زہر نفرت کا نکل جائے تو اچھا ہے

ہیں کیوں دست و گریباں اہل گلشن بزم ہستی میں
محبت میں لہو ان کا پگھل جائے تو اچھا ہے!

اکیلا ہوں کھڑا صحرا میں اور ہر سو اندھیرا ہے
کوئی ساتھی کوئی ہمراز مل جائے تو اچھا ہے!

یہ طاغوتی پریشاں ہے محبت کے کنارے پر
قدم اِس کا محبت میں پھسل جائے تو اچھا ہے

مقدر سے چلا جاؤں مدینے نذرؔ جو میں بھی
یہ دم احمدؐ کے قدموں میں نکل جائے تو اچھا ہے

Marfat.com

# بہاروں کا زمانہ

تقریر کا تنقید کا آیا ہے زمانہ
اِخلاص بنا ستم ظریفی کا نشانہ

ہر موڑ پہ نفرت کے ہی انبار لگے ہیں
مشکل ہوا ایسے میں یہاں جی کا لگانا

جس گھر کے نگہباں ہی اسے آگ لگا دیں
جل جاتا ہے گھر اور وہ بنتا ہے ویرانہ

Marfat.com

گلشن کو لگے آگ تو اُڑ جاتے ہیں پنچھی
پھر کون سنے گا وہاں بلبل کا ترانہ!

پنچھی تو جگر تھام کے چلتے ہی بنیں گے
کیا خبر کہاں جا کے ملے ان کو ٹھکانہ

یاد آئے گا گھر نذرؔ تو روئیں گے پرندے
بھولیں گے نہیں اپنی بہاروں کا زمانہ

Marfat.com

# بناوٹیں کم تھی

عقل دُنیا میں جب نہ تھی اتنی
تو دِلوں میں عداوتیں کم تھیں

لوگ اپنائیت کے پیکر تھے
پیار میں یہ ملاوٹیں کم تھیں

حسن تھا سادگی میں جلوہ نما
یوں جہاں میں بناوٹیں کم تھیں

Marfat.com

محنتوں سے سکوں میسّر تھا
بے سبب کی تھکاوٹیں کم تھیں

نذرِ مہر و وفا کی راہوں میں
حرص کی یہ رکاوٹیں کم تھیں

Marfat.com

# محبت کے اشاروں کا سماں ہے

برسات میں کیا خوب بہاروں کا سماں ہے
ملنے کو یہ بچھڑے ہوئے یاروں کا سماں ہے

رم جھم بھی ہے، کوکو بھی ہے، چڑیوں کی چہک بھی
پرکیف سا ندیوں کے کناروں کا سماں ہے

اِک ساز سا بجتا ہے یوں بوندوں سے چمن میں
کیا خوب محبت کے اَشاروں کا سماں ہے

Marfat.com

پھولوں کی جوانی پہ کھنچا جاتا ہے ہر دل
لگتا ہے کہ یہ درد کے ماروں کا سماں ہے

بادل کو لیے جاتی ہیں یوں تند ہوائیں
افلاک پہ اک شاہسواروں کا سماں ہے

ہے نذر ہر اِک چیز محبت کے نشے میں
لگتا ہے کہ یہ جاں نثاروں کا سماں ہے

Marfat.com

# جینا محال لگتا ہے

ہر اک نگر میں ہی قحط الرجال لگتا ہے
ہر ایک شخص ہی غم سے نڈھال لگتا ہے

سنائیں حال کسے کس سے دل کی بات کہیں
کہ ہر کسی کا جینا محال لگتا ہے

سجا ہے خونِ غریباں یوں اِس کے ہونٹوں پر
امیر شہر بڑا نونہال لگتا ہے

ہر ایک آنکھ ہے نم اور دِل پریشاں ہے
جسے بھی دیکھیں فقیروں کے حال لگتا ہے

Marfat.com

ستم کے ماروں کے آنسو سمیٹنے کے لیے
ستم کے ہاتھ میں کوئی رُمال لگتا ہے

تیری نمود و نمائش سے اے امیر وطن
تیرا عروج نہیں یہ زوال لگتا ہے

محبتیں بھی بناوٹ ہیں آج نذر یہاں
مجھے خلوص بھی نفرت کا جال لگتا ہے

Marfat.com

# پھلے پھولے گا یہ گلشن

سخن ہونگے امر اپنے امر تک ہم نہیں ہونگے
پھلے پھولے گا یہ گلشن ثمر تک ہم نہیں ہونگے

سحر کی آس پر ہم نے گزاری رات ظلمت کی
سحر ہونے کو ہے لیکن سحر تک ہم نہیں ہونگے

چمن میں جھوم کر بادِ صباء پھولوں سے کھیلے گی
چلی آئے گی خوشبو اپنے گھر تک ہم نہیں ہونگے

یہ خوشیاں ڈھونڈنے نکلیں گی ہم کو بستی بستی میں
مگر پہنچے گی جب اپنے شہر تک ہم نہیں ہونگے

Marfat.com

چمن سے پیار کرتے ہیں محبت روگ ہے اپنا
خبر ہوگی مسیحا کو خبر تک ہم نہیں ہونگے

خزاں جاتی رہے گی اور چمن میں رنگ بکھریں گے
اثر ہوگا دعاؤں کا اثر تک ہم نہیں ہونگے

جگر کے خون سے شمع جلا کر ہم نے رکھی ہے
یہ لو پہنچے گی پروانوں کے گھر تک ہم نہیں ہونگے

مسیحائی گھری بیٹھی ہے بیماروں کے جھرمٹ میں
نظر ہوگی ادھر لیکن نظر تک ہم نہیں ہونگے

دیا روشن رہے نذرالحسن اپنی اُمیدوں کا
شب ظلمت بسر ہوگی بسر تک ہم نہیں ہونگے

Marfat.com

# محمد اشرف مارتھ کی یاد میں

مہکتا پھول جو مرجھا گیا ہے
اُمیدوں کو میری الجھا گیا ہے

چمک تھی چار سُو تیری چمن میں
اندھیرا سا چمن میں چھا گیا ہے

تو اشرف تھا گلوں کی انجمن میں
بھری محفل سے کیوں شرما گیا ہے

Marfat.com

رفیقہ اور بہنوں کے گلے میں
غموں کے ہار تو پہنا گیا ہے

تیرے معصوم خوں روتے ہیں تجھ بن
دِلِ مادَر کو بھی تڑپا گیا ہے

تیرا ایوب بھی تو ہمسفر ہے
تو پھر کاہے کو تو گھبرا گیا ہے

صف ماتم نظر آتی ہے ہر سو
تیرا غم نذر تو کھا گیا ہے

چوہدری محمد اشرف مارتھ SSP جن کی موت کی خبر سنتے ہی ان کے بھائی محمد ایوب بھی دم توڑ گئے۔

Marfat.com

# اقبالؒ سے

میں نے جو تصور میں یہ اقبال سے پوچھا
بربادیٔ گلشن کا سبب مجھ کو بتا دے!

بلبل تھا اِسی اجڑے گلستاں کا کبھی تو
پر سوز ترانوں کی وہ لے پھر سے سنا دے

اقبال تیرے فکر میں تاثیر بہت ہے
ممکن ہے جوانوں کو یہ غفلت سے جگا دے

Marfat.com

افکار کا دریا جو رواں تو نے کیا ہے
ہو سکتا ہے صحراؤں کو شاداب بنا دے

مدہوشی سی طاری ہے تیرے اہل چمن پر
سینوں میں انہیں پھر سے کوئی آگ لگا دے

کرتا ہو اثر صورتِ نشتر جو جگر پر
وہ نذر کو بھی سوز بھرا ساز سکھا دے

Marfat.com

# جشنِ آزادی

مبارک ہے ہمیں جشن آزادی ہوئے ہر قید سے آزاد اب ہم
آزادی غیر سے الحمدللہ! مگر ہیں کس طرح برباد اب ہم!

ثقافت اوڑھ کر غیروں کی خوش ہیں ہمیں ہے نڈر اس پر ناز کتنا
ملی ہے خاک میں غیرت کی دولت ہوئے ہر فکر سے آزاد اب ہم

14-اگست 1997ء

Marfat.com

# حصہ غزلیات

Marfat.com

# جینے کی دُعا دینے لگے

مجھکو ناکردہ گناہوں کی سزا دینے لگے
جو دُعا دیتے تھے مجھکو بدُعا دینے لگے

عمر بھر جن کی وفاؤں پر بھروسہ تھا مجھے
آج وہ ہر موڑ پر مجھکو دغا دینے لگے

جب سرِ محفل تھا مجھکو پوچھتا کوئی نہ تھا
چل دیا اٹھ کر تو سب مجھکو صدا دینے لگے

Marfat.com

خود لگائی آگ جنہوں نے میرے گھر کے لیے
گھر لگا جلنے تو مجھکو حوصلہ دینے لگے

دُشمنوں کو نذر یوں احسان کا موقعہ ملا
مرتے دم مجھکو وہ جینے کی دُعا دینے لگے

Marfat.com

# دُھواں ہونے نہیں دیتے

میری اُمید کو ہرگز جواں ہونے نہیں دیتے
وہ کھل کر میرے رشتوں کو رواں ہونے نہیں دیتے

نگاہیں تاک میں رہتی ہیں اُن کی دید کو لیکن
بڑے محتاط ہیں رُخ کو عیاں ہونے نہیں دیتے

لگا کر عشق کے پر وہ مجھے اُونچا اُڑاتے ہیں
رہوں قربت میں اُن کی یہ گماں ہونے نہیں دیتے

وہ دیوانے محبت میں میری ہیں یہ بھی سنتا ہوں
میری دُنیا میں جنت کا سماں ہونے نہیں دیتے

Marfat.com

وہ ہیں اقرار میں ہر دم وہ کب اِنکار کرتے ہیں
تعجب ہے کسی کو راز داں ہونے نہیں دیتے

کیا ہے گھر لٹا کے میں نے انکے پیار کا سودا
ستم یہ ہے کہ ''احساسِ زیاں'' ہونے نہیں دیتے

کہاں شکوہ کروں جا کر میں اُنکی بیوفائی کا!
کسی سے بھی مجھے وہ ہم زباں ہونے نہیں دیتے

ہے اُن کے پیار کی دولت لکھی میرے نصیبوں میں
سوا میرے کسی کا اِمتحاں ہونے نہیں دیتے

میں ہر پل نذر اُن کے پیار کے نغمات گاتا ہوں
جلاتے ہیں مجھے ہر پل دُھواں ہونے نہیں دیتے

Marfat.com

# شمع

اے شمع تیرے اشک تو محفل کی بقا ہیں
اَشکوں پہ تیرے اہل نظر دِل سے فدا ہیں

یہ بزمِ جہاں تیری ضیاء سے ہی حسیں ہے
یہ مسجد و مندر تیری عظمت کے گواہ ہیں

ہیں اَشک تیرے دولت پرویز سے افضل
آہیں تیری بیماریٔ محفل کی دوا ہیں

Marfat.com

کس شان سے آتی ہے تو محفل میں سر شام
پروانے تیرے عشق میں رنگیں نواء ہیں

ہے سوزِ دروں شوق تیرا روزِ ازل سے
پر نور سویرے تیری آہوں کا صلہ ہیں

پروانے تیرے عشق میں برباد ہیں بیٹھے
زندہ ہیں مگر تیری محبت میں فنا ہیں

دامن میں تیرے پھول جو اشکوں کے کھلے ہیں
اوصاف تیرے ان کی رفاقت کا نشہ ہیں

زد میں ہیں تیری حلقہ یارانِ نذر بھی
اور تجھ پہ فدا ہونے کو یہ محو دعا ہیں

Marfat.com

# نذرِ برڑا شعلہ بیاں ہے

ہر پل میرے اشکوں کا یہ دریا جو رواں ہے
آنکھوں میں میری بحر تلاطم کا سماں ہے

ملت کا یہ غم میرا جگر کاٹ رہا ہے
جیون میرا احساس کا تابندہ نشاں ہے

طاری ہے خزاں ملت احمدؐ پہ غضب ہے
مسلم تیرے اوصاف کا کس درجہ زیاں ہے

افسوس کہ تو آج ہے دَر دَر کا بھکاری
مسلم ہے تو پھر غیرتِ ایمان کہاں ہے؟

Marfat.com

کھو بیٹھا ہے تو عظمت رفتہ کی وہ دولت
جو حق سے ملی تھی وہ تیری شان کہاں ہے؟

تو بھول کے فرمانِ نبیؐ خاک بسر ہے
باضی تیرا حالت پہ تیری نوحہ کناں ہے

گفتار میں کردار میں تفریق مٹا دے
پھر دیکھ کہ خالق کی زباں تیری زباں ہے

اللہ کرے باطن تیرا ہو جائے منور!
ظاہر میں تو اے نذرؔ بڑا شعلہ بیاں ہے

Marfat.com

# مدر ٹریسا کے نام

تیری قسمت نے تجھے جبر سے آزاد کیا
گل کو گلشن نے بڑے صبر سے آزاد کیا

مضطرب دیکھ کے بادل میں یہ گردوں نے کہا
میں نے اَے بوند تجھے اَبر سے آزاد کیا'

قید احساس کا دَریا تھا تیرے سینے میں
تو نے جاں دے کے اِسے قبر سے آزاد کیا

درد مندوں کی تو ہیں نذر دُعائیں تجھکو
جن کو قدرت نے تیری نظر سے آزاد کیا

Marfat.com

# تیرا گیت سنایا میں نے

حال جیسا بھی تھا کیوں تم کو سنایا میں نے
یونہی بے وجہ بھرم اپنا گنوایا میں نے

کیوں تیرے سامنے میں نے وہ عیاں کر ڈالا
زخم اک عمر جو دُنیا سے چھپایا میں نے

سن کے قصہ میرا ہر آنکھ سے پانی برسا
یوں زمانے کو تیرا گیت سنایا میں نے

ہوش آتے ہی مجھے تو نے یہ رسوائی دی
تجھ کو گرتے ہوئے سو بار اٹھایا میں نے

Marfat.com

تو نے دنیا میں میرے نام سے شہرت پائی
تیری سوئی ہوئی غیرت کو جگایا میں نے

رنگ چہرے کا اڑا نذر اڑے ہوش میرے
جب تیرے سامنے سر اپنا جھکایا میں نے

Marfat.com

# رنگیں لباس ہے

پھر حلقۂ یزید میں خوف و ہراس ہے
لگتا ہے پھر حسینؑ کہیں آس پاس ہے

کہرام سا بپا ہے جدھر دیکھتا ہوں نذرؔ
اور کربلا کی خاک بھی رنگیں لباس ہے

Marfat.com

# قوم کی تقدیر

یہ قوم کی تقدیر سنورنے کا سماں ہے
ملت کے ہر اِک شخص کی اُمید جواں ہے

پُر نور سویرے کے ہیں آثار نمایاں
طاغوت کا انداز بڑا نوحہ کناں ہے

کامل ہے یقیں تیرا تو اے مردِ مسلماں
تقدیر الٰہی ہے تو خالق کی زباں ہے

ہے اوج ثریا پہ تیرا مسکن شاہی
اے بندۂ مومن تیرا کیا خوب مکاں ہے

مسلم کو ملے عظمت رفتہ کی وہ دولت!
ہر وقت تیری نذر یہی آہ و فغاں ہے

Marfat.com

# اقبال کے نغموں کا شور

محوِ حیرت ہوں میں اس کارِ جہاں کو دیکھ کر
لاکھ پردوں میں چھپے سرِ نہاں کو دیکھ کر

پھول کلیاں کوہ سبزہ اور رنگیں وادیاں
دِل کھنچا جاتا ہے قدرت کے نشاں کو دیکھ کر

اللہ اللہ کی صدا محسوس ہوتی ہے مجھے
صبح دم نوخیز سبزہ کی زُباں کو دیکھ کر

Marfat.com

خشک و تر سب موت کے دریا میں ہیں محوِ سفر
دِل تڑپ جاتا ہے بحرِ بیکراں کو دیکھ کر

یوں فروزاں کردیا مشرق کدہ اقبال نے
گل بداماں ہوگئے شمّع کے ارماں دیکھ کر

ہر طرف پھر نذر ہے اقبال کے نغموں کا شور
دل مچلتا ہے میرا رنگیں سماں کو دیکھ کر

Marfat.com

# خطۂ مشرق کی صفائی کی دُعا ہے

اِس دور کی وحشت سے رہائی کی دُعا ہے
ہر قلب پریشاں کی بھلائی کی دُعا ہے

جس ساز کے چھڑنے سے معطر ہوں دِل و جاں
دل میں میرے اُس نغمہ سرائی کی دعا ہے

ابتر کیا ناپاک عزائم نے تیرا دیس
اِس خطہ مشرق کی صفائی کی دُعا ہے

Marfat.com

تا دیر مقدر میں رہے اُن کی رفاقت
تو اُن کے لیے عمر سوائی کی دُعا مانگ

میں دشت بیاباں میں پریشان کھڑا ہوں
بس نذؔر مدینے میں گدائی کی دُعا ہے

Marfat.com

# رحمتِ حق

رحمتِ حق کا عجب میں نے نظارہ دیکھا
گھر تھا ویراں سا مرا کتنا ہے پیارا دیکھا

یا محمد ﷺ تیرے قربان زمانہ سارا
تیری رحمت کا کسی نے نہ کنارا دیکھا

دو جہانوں کی یہ دولت تو میرے اللہ نے
کملیؐ والے کا ہے یہ صدقہ اتارا دیکھا

Marfat.com

جھوم کر عشق محمدؐ میں یہ کلیوں نے کہا
تب کھلی ہیں جو محمدؐ کا اشارہ دیکھا

جو شہنشاہ زمانے کے مدینے میں گئے
بن کے منگتے تیرے کرتے ہیں گذارہ دیکھا

فیض بھی خوب ملا اور شہر یاری بھی
اون پر اپنے مقدر کا ستارہ دیکھا

اب کرم بھی ہے عطا نذر ہے اپنے نصیب
اِس سے پہلے نہ کبھی ایسا نظارہ دیکھا

— فیضان رسول، شہریار راقم کے حقیقی بیٹے ہیں جب کہ کرم نشاں بیٹی ہے۔

Marfat.com

# ترانہ ایوبیؒ

ہے میزی جاں میرا سلطاں صلاح الدین ایوبیؒ
خدا کا شیر ہے سلطاں صلاح الدین ایوبیؒ

جواں سالی میں سلطانی کے گُر حق نے دیئے تجھکو
ہوئے اغیار بھی حیراں صلاح الدین ایوبیؒ

کہ طاغوتی محلوں مین ابھی تک جس کی ہیبت ہے
تو ہی ہے وہ شیز ہے صلاح الدین ایوبیؒ

نگوں ہے پھر زمانے میں علم حق و صداقت کا
الٰہی کر عطا ہر آن صلاح الدین ایوبیؒ

تیرا پیغام اِس انداز سے میں عام کرتا ہوں!
تڑپ جائیں جواں سلطان صلاح الدین ایوبی

Marfat.com

دِلوں میں یہ نواء میری اثر بن کر اتر جائے
بنوں میں ہم زُباں سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

خدایا ملت بیضا کی حالت پھر سنور جائے
یہی ہے جذبہ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

بلاول ۱؎ فیض۲؎ کا اور شہر۳؎ کا تجھ سا مقدر ہو
بنیں یہ عامل قرآں صلاح الدین ایوبیؒ

کسی تحریر کو جو نذر بیٹھوں تو یہ حیرت ہے
قلم لکھتا ہے بس سلطاں صلاح الدین ایوبیؒ

۱؎ بلاول جاوید مصنف کے عزیز دوست میاں جاوید اقبال کے صاحبزادے کا نام ہے۔ ۲؎ جبکہ فیضان اور ۳؎ شہریار دونوں مصنف کے حقیقی بیٹے ہیں۔
اور یہ ترانہ شاعر نے انسانی خدمت کے ادارے ''سلطان صلاح الدین ایوبی ویلفیئر آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) پاکستان کا بانی ہونے کے حوالے سے لکھا ہے۔

Marfat.com

ناکام ہم جہاں سے چلے ہیں کچھ اس طرح
آئے تھے جن کو نذر وہی کام رہ گئے

Marfat.com

Marfat.com

نذر الحسن نذر کے تمام موضوعات تہذیبی اور اسلامی تاریخ سے وابستہ ہیں۔ ان کی شاعری میں حقیقت پسندی، ہمدردی اور انسان دوستی کا احساس پایا جاتا ہے۔ جس سے عصر حاضر کے حالات و واقعات کے ساتھ تاریخی واقعات کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ نذر الحسن نذر کی شاعری کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شاعری کی فنی باریکیوں سے بخوبی واقف ہیں اور اپنی فنکارانہ صلاحیتوں کی بدولت اظہار میں سادگی پیدا کردیتے تاہم ان کے خیال میں پختگی نظر آتی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ تیزی سے بدلتی ہوئی قدروں کے اس پرآشوب عہد میں جس توانا اور اثرانگیز شاعری کی ضرورت ہے وہ نسبتاً کم ملتی ہے لیکن نذر الحسن نذر کی شاعری اس روایت کو آگے بڑھانے میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

نذر الحسن نذر کا یہ شعری مجموعہ ''احساسِ زیاں'' ان کے شعری ذوق، جذبہ اور روحانی عقیدت کی پیداوار ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید رفعت اور پاکیزگی عطا فرمائے۔ (آمین)

چیئرمین شعبہء زبانِ اردو پاکستان

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

پبلشرز: خالد بُک سنٹر

40 اردو بازار لاہور۔ فون 7223881-7229740

Marfat.com